130116 ـ كيا ماں اپنے خاوند سے بچوں كى رضاعت كى اجرت طلب كر سكتى ہے ؟

سوال

اگر بيوى اپنے خاوند كے بچوں كو دودھ پلاتى ہو تو كيا وہ خاوند سے مالى معاوضہ طلب كر سكتى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

بعض علماء كہتے ہيں كہ اگر بيوى خاوند سے پيدا شدہ اپنے بچوں كو دودھ پلاتى ہو اور وہ رضاعت كى اجرت كا مطالبہ كرے تو خاوند پر اس كى ادائيگى واجب ہوگى، انہوں نے درج ذيل فرمان بارى تعالى سے استدلال كيا ہے:

اگر وہ تمہارے ليے دودھ پلائے تو تم انہيں ان كى اجرت دے دو الطلاق (6).

مزيد تفصيل كے ليے آپ المغنى ابن قدامہ (11 / 431) كا بھى مطالعہ ضرور كريں.

ليكن اس ميں صحيح بات يہى ہے كہ اگر بيوى اپنے خاوند كے نكاح ميں ہے تو پھر اس كے ليے بچوں كى رضاعت كا مالى معاوضہ طلب كرنا جائز نہيں، كيونكہ يہ تو اس پر واجب ہے، اس صورت ميں صرف اسے نان و نفقہ حاصل ہوگا كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور مائيں اپنى اولاد كو مكمل دو برس دودھ پلائيں، جو رضاعت پورا كرنا چاہتا ہے، اور بچے كے والد پر ان عورتوں كا نان و نفقہ اور لباس معروف طريقہ كے مطابق ہے البقرۃ (233).

ليكن اگر عورت خاوند كے نكاح ميں نہيں بلكہ مطلقہ ہے تو پھر وہ اپنے خاوند كى اولاد كو دودھ پلانے كى اجرت كا مطالبہ كر سكتى ہے، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اگر وہ تمہارے ليے دودھ پلائيں تو تم انہيں ان كى اجرت دے دو، اور آپس ميں ايك دوسرے پر نيكى كرو الطلاق (6).

تو يہ آيت مطلقہ عورت كے بارہ ميں ہے، اور اس سے پہلى اوپر بيان كردہ آيت بيوى كے متعلق ہے.

امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ كا مذہب يہى ہے، اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے بھى اسے ہى اختيار كيا ہے، اور معاصر علماء ميں سے شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ نے بھى اسے راجح قرار ديا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ماں پر بچے کی رضاعت واجب ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ خاوند کے ساتھ نکاح میں ہو، ابن ابولیلی وغیرہ سلف کا یہی قول ہے، اور وہ اس میں نان و نفقہ اور لباس کے علاوہ زیادہ اجرت کی مستحق نہیں ہوگی، قاضی کا اختیار یہی ہے، اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے.

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس تك دودھ پلائیں، یہ اس کے لیے ہے جو مدت رضاعت پوری کرنا چاہے، اور بچے کے والد پر ان عورتوں کا نان و نفقہ اور ان کا لباس معروف طریقہ کے مطابق ہے البقرۃ (233).

چنانچہ یہاں اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کے لیے معروف طریقہ کے مطابق نان و نفقہ اور لباس کے علاوہ کچھ واجب نہیں کیا، اور یہ بھی زوجیت کی بنا پر واجب ہے، یا پھر دودھ پلانے والی کے لیے کوئی خاص زیادہ کی تجدید ہو جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے حاملہ عورت کے متعلق ارشاد فرمایا:

اور اگر وہ حاملہ ہوں تو وضع حمل تك ان پر خرچ کرو الطلاق (6).

چنانچہ بچے کا نفقہ بھی ماں کے نفقہ میں داخل ہوگیا؛ کیونکہ حمل کی حالت میں بچہ ماں کی خوراك سے ہی خوراك حاصل کرتا ہے، اور اسی طرح دودھ پینے والا بچہ بھی ماں کی خوراك سے ہی دودھ حاصل کرتا ہے، تو یہاں نفقہ دو چیزوں کی بنا پر واجب ہوگا حتی کہ اگر ایك کے ساقط ہونے واجب نہ بھی ہو تو دوسری چیز سے واجب ہو جائیگا.

مثلا اگر عورت بددماغی کرے اور اطاعت نہ کرے اور دودھ پلا رہی ہو تو اسے رضاعت کی بنا پر نان و نفقہ دیا جائیگا زوجیت کی بنا پر نہیں، اور اگر وہ طلاق بائن حاصل کر چکی ہو اور بچے کو دودھ پلائے تو بلاشك و شبہ وہ اس کی اجرت کی حقدار ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

تو اگر وہ تمہارے لیے دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو الطلاق (6). انتہی

دیکھیں: الاختیارات (412 - 413).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مؤلف کی کلام سے یہی ظاہر ہوتا ہے وہ اس کی اجرت و مزدوری ادا کریگا چاہے بچے کی ماں اس کے ساتھ ہو یا پھر وہ خاوند سے علیحدہ و بائن ہو چکی ہو، اگر ماں اپنے خاوند سے بچے کو دودھ پلانے کی اجرت طلب کرتی ہے چاہے وہ خاوند کے نکاح میں بھی ہو تو اجرت ادا کریگا.

مؤلف کے درج ذیل قول سے ہم یہی اخذ کریں گے:

" اور باپ کے ذمہ ہے کہ وہ بچے کی رضاعت کا انتظام کرے "

یہاں مؤلف رحمہ اللہ نے مقید نہیں کیا کہ بچے کی ماں بائن ہو تو پھر رضاعت کا انتظام کیا جائیگا، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی کا عموم ہے:

اگر وہ تمہارے لیے دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو الطلاق (6).

مشہور نے جو قول اختیار کیا ہے امام احمد کا مشہور مسلك بھی یہی ہے کہ ماں کو اجرت حاصل کرنے کا حق حاصل ہے.

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا اختیار یہ ہے کہ:

" اگر بیوی اپنے خاوند کے نکاح میں ہو تو اسے نفقہ کا ہی حق حاصل ہے، وہ اجرت و مزدوی طلب نہیں کر سکتی، اور شیخ نے جو کہا ہے وہ زیادہ صحیح و حق ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تو اگر وہ تمہارے لیے دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی مزدوری ادا کر دو الطلاق (6).

یہ مطلقہ عورت کے متعلق ہے، کیونکہ مطلقہ عورت خاوند کے ساتھ نہیں ہوتی، لیکن جو عورت خاوند کے ساتھ ہو اس کے بارہ میں اللہ تعالی کا فرمان اس طرح ہے:

اور مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو برس دودھ پلائیں جو مدت رضاعت پوری کرنا چاہتا ہے، اور جس کا بچہ ہے اس کے ذمہ ان عورتوں کا نان و نفقہ اور لباس معروف طریقہ کے مطابق ہے البقرۃ (233).

اگر آپ یہ کہیں کہ: اگر وہ بیوی ہے تو زوجیت کی بنا پر خاوند پر اس کانان و نفقہ اور لباس واجب ہوگا، چاہے دودھ پلائے یا نہ پلائے ؟

ہم کہیں گے کہ اس پر نان و نفقہ کے دو سبب ہونے میں کوئی مانع نہیں، اس لیے اگر ایك سبب نہ ہو تود وسرے سبب کی بنا پر اسے نان و نفقہ و لباس حاصل ہوگا، لہذا اگر اس حالت میں بیوی نافرمان ہو ت واسے زوجیت کی بنا پر نان و نفقہ حاصل نہیں ہوگا، بلکہ رضاعت کی وجہ سے نان و نفقہ حاصل ضرور ہوگا.

یہ تو معلوم ہے کہ اگر آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر آج تك لوگوں کے حالت کو بغور دیکھیں تو آپ کو کوئی ایسی عورت نظر ہی نہیں آئیگی جو اپنے بچے کو دودھ پلانے کی اجرت مانگتی ہو، اور قول بھی یہی

صحیح ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 515 ـ 516).

واللہ اعلم .